بسم الله الرحمن الرحيم

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (حم سجدہ ۳۰)

استقامت کی حقیقت

آخری خطبہ جمعہ

شهيد ملت علامه احسان الهی ظهير رحمة الله عليه

تقديم

محمد معروف بن حافظ عبدالعزيز السلفی

نائب سکريٹری جمعيت اهل حديث مغربی بنگال

ناشر

ادارہ دعوۃ الحدیث

۱/مارکوئیس لین کلکتہ ۱۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین

استقامت کیا ہے؟ مرتے دم تک ربوبیت الٰہی کا اقرار برقرار رکھنے کا نام استقامت ہے (رسول اکرم ﷺ) کلمہ پڑھ کر کبھی شرک نہ کرنے اور اللہ کی ربوبیت کا اقرار کرنے کے بعد کسی کی طرف التفات نہ کرنے کا نام استقامت ہے (صدیق اکبرؓ) اللہ کی اطاعت پر جم جانے اور لومڑی کی چال نہ چلنے کا نام استقامت ہے (فاروق اعظمؓ) اپنے عمل کو اللہ کے لئے خالص کرنے کا نام استقامت ہے (عثمان غنیؓ) اللہ کے عائد کردہ فرائض کو فرمانبرداری کے ساتھ ادا کرنے کا نام استقامت ہے (علی مرتضیٰؓ) توحید الٰہی پر تا عمر قائم رہنے اور فرائض الٰہی کی ادائیگی کا نام استقامت ہے (ابن عباسؓ) تفسیر ابن کثیر و معارف القرآن وغیرہ)

خلاصہ کلام یہ کہ استقامت تو ایک لفظ مختصر ہے لیکن تمام شرائع اسلامیہ کو جامع ہے جس میں جملہ احکام الٰہیہ پر عمل اور تمام محرمات و منکرات سے دائمی طور پر اجتناب شامل ہے یعنی ایمان پر بھی مضبوطی سے کاربند رہنا اور اس کے اقتضا کے مطابق خلوص وللّٰہیت کے ساتھ اعمال صالحہ پر بھی جمے رہنا استقامت ہے

صبر و استقامت بہت سے اہم ترین اخلاقی اوصاف کے لئے ایک جامع عنوان ہے اور حقیقت میں یہ وہ کلید کامیابی ہے جس کے بغیر کوئی بھی شخص کسی بھی مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا ہے

صرف اللہ ہی کو رب ماننا کوئی پھولوں کا بستر نہیں ہے کہ بس لیٹتے ہی خراٹے لینا شروع کردے یہ ایک پرخطر عقیدہ و نظریہ ہے کہ جس کے نتیجے میں مصائب کی بارش ہوگی آزمائشوں کا طوفان ہوگا مشکلات کا انبار ہوگا جب ایک مومن ہر آزمائش کے موقع پر ثابت قدم رہتا ہے شک وانکار یا اطاعت سے فرار یا دین سے بے وفائی کی راہ چھوڑ کر یقین واعتماد اور اطاعت وفرمانبرداری اور دین سے وفاداری کی راہ اختیار کرتا ہے تو اس کے ایمان کو بالیدگی نصیب ہوتی ہے اور **زادتھم ایمانا** کا نقشہ سامنے آتا ہے

دین اسلام کا راستہ کبھی پھولوں کی سیج نہیں رہا کہ **امنا** کہا اور چین سے لیٹ گئے بلکہ اس آمنا کا قدرتی تقاضا ہر زمانہ میں یہ رہا ہے کہ آدمی نے جس دین پر ایمان لایا ہے اسے قائم کرنے کی کوشش کرے اور اگر طاغوت اس کے راستے میں مزاحم ہو تو اس کا زور توڑنے میں اپنے جسم وجان کی ساری قوتیں صرف کردے اور کسی قسم کی مداہنت اور نرمی گوارہ نہ کرے

صبر استقامت سے مراد ارادے کی وہ مضبوطی عزم کی وہ پختگی خواہشات نفس کا وہ انضباط ہے جس سے ایک شخص نفسانی ترغیبات اور بیرونی مشکلات کے مقابلہ میں تھک ہار کے نہ بیٹھ جائے بلکہ اپنے قلب وضمیر کے پسند کئے ہوئے راستے پر لگاتار بڑھتا چلا جائے

اپنی قلت تعداد اور بے سروسامانی اور کفار کی کثرت وزور آوری دیکھ کر بھی باطل پرستوں کے آگے سپر نہ ڈالنے بلکہ مردانہ وار ان کا مقابلہ کرنے کا نام صبر و استقامت ہے اپنے بیگانے کے طعن وتشنیع ان کے الزامات ان کے بے ہودہ طرز تکلم جھوٹی نشر واشاعت اور باطل پروپگنڈہ سے دل برداشتہ نہ ہونے کا نام صبر و استقامت ہے اگر صبر و استقامت عزم و استقلال ثبات قدمی و پامردی کے ساتھ ان کا مقابلہ ہوگا تو کامیابی قدم بوس ہوگی اور باطل کے تمام عزائم خاک میں مل جائیں گے انشاء اللہ تعالی

اسی استقامت کی تشریح خطیب ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خاص خطیبانہ انداز میں بیان کیا ہے جو درحقیقت صادق ومصدوق ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے نکلی ہوئی صحیح حدیث **ان من البیان لسحرا** (بعض بیان جادو جیسا اثر رکھتا ہے) کے مصداق ہے یقیناً شہید ملت نے اپنے خطاب کے ذریعہ اگر ایک طرف استقامت کا درس دیا ہے تو دوسری جانب استقامت کا عملی ثبوت بھی پیش کیا ہے جو موصوف کی تقریروں اور تحریروں سے نمایاں ہے موجودہ دور میں استقامت کی سخت ضرورت ہے انشاء اللہ یہ تحریر ہم سبھوں کیلئے مہمیز ثابت ہوگی اللہ راہ استقامت پر گامزن رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے

محمد معروف بن حافظ عبدالعزیز السّلفی ۱۹/ذیقعدہ ۱۴۲۳ھ/۲۳/جنوری ۲۰۰۳

استقامت کی حقیقت

خطبہ مسنونہ کے بعد

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْن (حم سجدہ ۳۰)

تمام قسم کی تعریفات خالق کائنات مالک ارض وسما کے لئے ہیں اور لاکھوں کروڑوں درود وسلام ہو اس ہستی اقدس ومقدس پہ کہ جن کا نام نامی اسم گرامی محمد اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم ہے وہ ذات مقدسہ مبارکہ مطہرہ کہ رب العزت نے جنہیں رحمت کائنات بنا کر بھیجا اور جن کے ذریعے اہل کائنات کی ہدایت اور رہنمائی کا بندوبست فرمایا

اس بات کے باوجود کہ جب آپ کی دعوت کا آغاز ہوا اسلام انتہائی ناتواں اور کمزور تھا اور مسلمان بڑی کسمپرسی کی حالت میں تھے چند ہی لوگ تھے جنہوں نے رحمت کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت کو قبول کیا تھا اور ان لوگوں کو پھر ایک ایسی بہت بڑی اکثریت کے مقابلے میں اپنے ایمان کی شمع کو فروزاں کرنا اور اسے محفوظ رکھنا پڑا جو اکثریت نہ صرف یہ کہ کفر میں بڑی پختہ تھی بلکہ اپنے کفر کے خاطر اپنے عقائد کے مخالف نظریات رکھنے والوں پر ہر قسم کا تشدد اور ہر قسم کی سختی بھی وہ جائز اور روا سمجھتے تھے

ایک ایسے ماحول میں حضرت محمد ﷺ نے اللہ کی آواز حق کو بلند کیا اور لوگوں کو اس بات کا درس دیا کہ اے کائنات کے باشیو! اگر تم اللہ کی آوام پر لبیک کہو گے اللہ کی بات کو اپنا لو گے اللہ کے بتلائے ہوئے راستے پر چل نکلو گے محمد ﷺ نے جو دین تمہیں عطا کیا ہے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو گے اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال لو گے تو یاد رکھو ساری دنیا کی مخالفتیں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گی اصل عقیدہ جو لوگوں کے ذہنوں میں آپ نے راسخ کیا وہ یہی عقیدہ تھا کہ اگر آدمی حق کی راہ کو اختیار کرلے اور پھر اس پر استقامت سے ڈٹ جائے تو دنیا کی کوئی مخالفت ایسے حق کا عقیدہ اپنانے والوں کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی لیکن شرط یہ ہے کہ حق اختیار کرتے ہوئے دل میں کوئی تذبذب اور ذہن میں کوئی تزلزل نہ ہو اور حق کو اختیار کرنے کے بعد پھر آدمی پامردی جرات ہمت بہادری اور استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی بات پہ ڈٹ جائے قرآن حکیم میں اللہ رب العزت نے ایسے ہی لوگوں کا تذکرہ کیا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا مومن وہ ہے جو اللہ کو ایک مان کر اللہ کو ایک جان کر پھر اس عقیدے پر ڈٹ جاتے ہیں

یاد رکھئے کسی چیز کو مان لینا یہ اور بات ہے پھر اس بات کا اظہار کرنا یہ اس سے بھی مختلف بات ہے اور پھر اس اظہار پر ڈٹ جانا یہ اس سے بھی آگے کی بات ہے بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو ایک بات کو اختیار کر لیتے .اپنا لیتے ہیں لیکن ان کے اندر اس بات کو ظاہر کرنے کی ہمت اور جرات نہیں ہوتی اور بہت سے ایسے لوگ ہوتے ہیں جو ایک بات کو اپنا لیتے پھر اس کو ظاہر کرنے کی ہمت بھی اپنے اندر پا لیتے ہیں لیکن اس پر ڈٹنے کی توفیق انہیں حاصل نہیں ہوتی ہے

ایمان اس کا نام ہے کہ آدمی حق کو اختیار کرے اور اختیار کرنے کے بعد ڈنکے کی چوٹ اس کا اعلان کرے اور اعلان کرنے کے بعد اس پر ڈٹ جائے ایسے آدمی کو مومن کہا جاتا ہے اگر حق بات کو مانتا ہے اس کا اظہار واعلان نہیں کرتا ایسے حق ماننے والے کا حق ماننے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور اگر آدمی اعلان کرنے کے بعد پسپائی اختیار کر لیتا ہے اپنے سچے راستے سے ہٹ جاتا ہے ایسے آدمی کا ایمان بھی اسے کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتا فائدہ صرف اسی شخص کا ایمان اسے پہنچاتا ہے جو شخص ایمان کو اختیار کر لینے کے بعد اس کا اظہار کرتے ہوئے پھر استقامت کی راہ اختیار کرتا ہے اگر آدمی سوچے کہ استقامت کی راہ میں کونسی چیز رکاوٹ بنتی ہے تو اسے معلوم ہوگا کہ سب سے بڑی چیز جو رکاوٹ بنتی ہے

وہ یا کسی مفاد کا حصول ہوتا ہے یا کسی چیز کا خوف ہوتا ہے یا آدمی ڈر جاتا ہے یا آدمی لالچ میں آجاتا ہے یہ دو چیزیں ہی ہوتی ہیں جو انسان کو استقامت کی راہ سے روکتی ہیں

آدمی ایک بات کو حق جانتے ہوئے حق کا اظہار اس لئے نہیں کرتا کہ سمجھتا ہے اس سے میرے مفادات پہ چوٹ پڑے گی اس لئے استقامت کی راہ اختیار نہیں کرتا کہ سمجھتا ہے جو فوائد مجھے حاصل ہو رہے ہیں وہ حاصل نہیں ہونگے اس لئے استقامت کی راہ اختیار نہیں کرتا کہ وہ جانتا ہے جو منفعتیں اور منافع آج اس کے پاس موجود ہیں وہ اس سے محروم ہو جائے گا یا آدمی استقامت کے راستے سے اس لئے ہٹ جاتا ہے کہ وہ ڈر محسوس کرتا ہے خوف محسوس کرتا ہے سمجھتا ہے کہ اگر میں نے ایسا کیا تو یہ ہو جائیگا وہ ہو جائے گا

تو دو ہی چیزیں ہوتی ہیں جو استقامت کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں ایک لالچ ہوتا ہے دوسرا خوف ہوتا ہے اور اللہ کے پاک باز اور نیکوکار بندے وہ ہوتے ہیں جو ایمان کی راہ میں نہ لالچ کو رکاوٹ بننے دیتے ہیں نہ خوف کو رکاوٹ بننے دیتے ہیں ان کے نزدیک اللہ کے ماسوا سے لالچ رکھنا بھی شرک ہے اور اللہ کے سوا سے ڈرنا بھی شرک ہے ان کا عقیدہ یہ ہوتا ہے کہ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یُعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ

اللہ جس کا دوست ہو جائے دنیا کی کوئی طاقت اس کا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور جس کا اللہ دشمن بن جائے دنیا کی کوئی طاقت اسے فائدہ نہیں پہنچا سکتی نقصان کا نام خوف ہے اور فائدے کا نام لالچ ہے مومن دونوں چیزوں سے بلند تر ہوتا ہے نفع سے بھی اور نقصان سے بھی خوف سے بھی اور ترغیب سے بھی تخفیف سے بھی اور تحدید سے بھی ترغیب سے بھی اور تحریص سے بھی اور ایسا ہی شخص اپنے آپ کو مسلمان اور مومن کہلانے کا حق رکھتا ہے اس کا عقیدہ یہ ہوتا ہے

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (آل عمران ۲۶)

اے اللہ ساری کاونات کی بادشاہت تیرے قبضہ قدرت میں ہے تیرے علاوہ کسی کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے مالک الملک تو ہے

تُؤتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ تو جس کو چاہتا ہے ملک دے دیتا ہے جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ جس کو چاہتا عزت سے ہمکنار کر دیتا ہے جس کو چاہتا ہے ذلیل و خوار کر دیتا ہے بیدک الخیر تیرے سوا ساری کائنات کی بھلائیوں کا مالک اور کوئی بھی نہیں ہے اور اسی عقیدے کا نام ایمان ہے اسی عقیدے کا نام اسلام ہے وہ شخص مومن نہیں ہے جو اللہ کے سوا کسی کا ڈر اپنے سینے میں رکھے اور اللہ کے سوا کسی سے نفع کی امید رکھے مومن نہ نفع کی توقع رب کے سوا کسی سے رکھتا ہے نہ نقصان کا خوف اللہ کے سوا کسی سے رکھتا ہے جب یہ جذبہ انسان کے اندر پیدا ہو جائے اور یہ جذبہ پیدا ہوتا عقیدے کی پختگی کے بعد پھر انسان ماسوا اللہ سے بے نیاز ہو جاتا ہے غیر اللہ سے مستغنی ہو جاتا ہے پھر اس کو غیر اللہ کی کوئی پرواہ نہیں رہتی پھر وہ استقامت کے درجے پر فائز ہو جاتا ہے اور استقامت کا درجہ کیا درجہ ہے؟ رب قدوس نے اس کا تذکرہ اپنے کلام مجید میں کیا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا وہ لوگ جو ایمان لانے کے بعد استقامت اختیار کر لیتے ہیں تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اللہ کے فرشتے رب کی بشارتیں لے کر ان پر نازل ہو جاتے ہیں اور کیا کہتے ہیں؟ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (حم سجدہ ۳۰) وہ کہتے ہیں اے اللہ کے بندے نہ خوف کھاؤ نہ غم کرو ہم تیرہ پاس اللہ ہی کی جنت کی خوش خبریاں لے کے آئے ہیں یہ خوش خبریاں عام انسانوں کو نہیں ملتیں یہ خوش خبریاں ملتی ہیں تو صرف ایمان کے بعد استقامت اختیار کرنے والے بندے کو ملتی ہیں

بھائیو اور دوستو! آج باوجود اس کے کہ میری طبیعت بے انتہا خراب تھی روز روز کے جلسوں اور سفروں نے مجھے تھکا کے رکھ دیا ہے جس کو کہتے ہیں نا کہ کمر توڑ دی ہے وہ حال ہو گیا ہے لیکن اسکے

باوجود میں نے چاہا کہ شاید اللہ کی رحمت اور فضل وکرم سے اس مسجد میں یہ آخری خطبہ جمعہ ہو آپ حضرات کو آج آخری دفعہ یہاں بات کرتے ہوئے اللہ کی توفیق سے بیس سال کی تبلیغ کا خلاصہ بیان کردوں

یاد رکھئے کہ ساری گفتگوئیں ساری تبلیغیں سارے جمعے کے خطبات سارے جلسے سارے درس ساری تقریریں ان کا ماحصل یہ ہے کہ انسان ایمان کی راہ کو اختیار کر کے استقامت کو اختیار کرے اور استقامت نام ہے ماسوا اللہ سے بے نیاز ہوجانے کا ماسوا اللہ کے اندر محلے دار بھی ہیں ساہوکار بھی ہیں تھنیدار بھی ہیں اقتدار والے بھی ہیں اختیار والے بھی ہیں دین والے بھی ہیں دنیا والے بھی ہیں پیر بھی ہیں فقیر بھی ہیں کاروبار بھی ہے دولت ومال بھی ہے ان ساری چیزوں سے بے نیاز ہوکے بندہ ایک اللہ کو اپنا رب بنالے اس کو استقامت کہتے ہیں

استقامت کے معنی کیا ہیں؟ کاروبار چل رہا ہے فیکٹری چل رہی ہے کھیت گاہے جارہے ہیں غیر اللہ آتا ہے اور غیر اللہ صرف قبروں والے نہیں ہیں ہر وہ چیز جو انسان کو ڈرانے والی یا انسان کو لالچ دینے والی ہو وہ غیر اللہ ہے خیال آتا ہے فیکٹری چھوٹی ہے ایک مشین اور لگ جائے آمدنی چار گونا ہوجائے گی آج ایک ہزار روپے آمدنی ہے اگر لاکھ روپے کی ایک اور مشین لگ جائے تو دس ہزار روپے مہینہ آمدنی ہوجائے گی بڑی سی بڑی چیز اور چھوٹی سے چھوٹی چیز اسی مثال پر قیاس کرلو انسان اپنی زمین کی کاشت کر رہا ہے

سوچتا ہے اگر ایک بڑا ٹریکٹر اور آجائے تو زمین کی آمدنی میں اضافہ ہوجائے گا انسان کرایہ کے مکان میں رہتا ہے سوچتا ہے اگر دو لاکھ روپے اور ہوجائے تو مکان اپنا ہوجائے گا انسان دوکان کرتا ہے دس لاکھ روپے کا کاروبار شروع کر رکھا ہے

سوچتا ہے اگر بیس لاکھ روپے اور مل جائے تو کاروبار دس گنا ہوجائے گا انسان بائیسکل موٹر سائیکل رکھے ہوئے ہے سوچتا ہے اگر گاڑی آجائے گی تو عزت میں اضافہ ہوجائے گا وسائل اپنے پاس نہیں ہیں سوچتا ہے اگر بینک سے قرضہ لے لوں اگر کسی سے سود پر ٹریکٹر لے لوں اگر کسی سے سود کی بنیاد پر مارک اپ کروالوں اور مشین منگوالوں دس فیصدی دینا پڑے گا پچاس فیصدی کما لوں گا لالچ آگیا اللہ کو چھوڑ کر شیطان کے راستے پر چل کر لالچ میں حلال کو حرام میں تبدیل کرلیا اس آدمی نے استقامت کی راہ کو اختیار نہیں کیا ہے کھانے کو کچھ نہیں ہے محنت کر کے کماتا ہے مشکل سے اپنی اولاد کا پیٹ بھرتا ہے پڑھا لکھا ہے یا کاروباری ہے جانتا ہے لاکھ روپے ہوجائے میرے حالات سدھر جائیں گے لیکن لاکھ روپے موجود نہیں بچے بڑی مشکل سے گذارا کرتے ہیں آفر ہوتی ہے آؤ ہم سے لاکھ روپے سود کا لے لو

استقامت کس کو کہتے ہیں؟ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا اپنی آنکھیں بند کر کے اپنے پاؤں کی نوک آگے کر دیتا ہے کہتا ہے میں اللہ کے سوا کسی کو نفع نقصان دینے والا نہیں سمجھتا ہوں کیونکہ ایسا کرنا شرک ہے

بات کو یاد رکھنا لوگ سمجھتے ہیں صرف قبروں کی پوجا کرنا شرک ہے یہ بھی شرک ہے کہ اس نے رب کے حلال کو کافی نہیں سمجھا لالچ میں آ کے غیر اللہ کی طرف چلا گیا اللہ نے سود سے روکا غیر اللہ نے سود کی اجازت دی اس نے رب کو نفع نقصان کا مالک نہیں سمجھا غیر اللہ کو سمجھا رب کو نفع نقصان کا مالک سمجھتا تو غیر اللہ کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی بھوکا مر جائے عرش والے طرف نگاہ اٹھا کے کہے اللہ! تیری کبریائی کی قسم ہے بھوکا مر جانا گوارہ ہے اولاد کو حرام کھلانا گوارہ نہیں ہے اس کا نام استقامت ہے

لوگ استقامت کے معنی ہی نہیں سمجھتے عقیدہ درست رکھو نہ لالچ ڈرائے نہ لالچ بہکائے نہ ڈر راستے سے ہٹائے توحید اس کا نام ہے لالچ میں پھسل جائے تب بھی توحید نہیں اور ڈر سے پگھل جائے تو بھی توحید نہیں غیر اللہ سے بے نیاز ہو ایمان حق اختیار کیا ہے ڈرتا ہے لوگ کہیں گے وہابی ہوگیا ہے کس سے ڈرتے ہو؟ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ (الفرقان ۱۵۰) عرش والے نے کہا کائنات سے نہ ڈرو رب کائنات سے ڈرو کائنات والے کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے محمد ﷺ کے ماننے والے مسلمانو! یاد رکھو

استقامت کے معنی بڑا وسیع ہیں ہر چیز سے نے خوف نہ لالچ نہ ڈر کر اللہ کے دین کو چھوڑو نہ لالچ میں آ کے اللہ کے دین کو چھوڑو اور جو رب کے لئے بھوکا مرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے رب اسے اسے بھوکا مرنے نہیں دیتا پھر عرش والا اسے بھوکا نہیں مرنے دیتا کیونکہ اللہ وہ ہے کہ تُوتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ

اللہ کی قسم ہے اصل بات یہ ہے کہ ہم نے اللہ کی صفتوں کو سمجھا ہی نہیں ہے ہم نے اللہ سمجھا ہے صرف عبادت کے لئے جس کے سامنے سجدہ کرتے ہیں ماتھا ٹیکتے ہیں بس یہ اللہ ہے ہمیں نہیں پتا کہ عطا کرنے والا بھی اللہ چھیننے والا بھی اللہ دینے والا بھی اللہ اور لینے والا بھی اللہ سننے والا بھی اللہ اور پکار کو پہنچنے والا بھی اللہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہے ہمیں اللہ کی صفتوں کا علم نہیں آج لوگوں کو یہی پتہ ہے کہ اللہ اس کو کہتے ہیں کہ مسجد میں جا کے جس کے سامنے ماتھا ٹیکتے ہیں باقی نفع بینکوں کے پاس ہے نقصان حکومت کے پاس ہے اللہ کہاں گیا؟ محمد رسول اللہ ﷺ نے جس اللہ سے ہمیں آشنا کیا ہے وہ کون ہے؟

لاَ مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلاَ مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلاَ یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ دینے والا بھی تیرے سوا کوئی نہیں لینے والا بھی تیرے سوا کوئی نہیں یہی نبی کا اللہ ہے

بچپن میں قصوں میں بھی پڑھا ہے مشہور واقعہ ہے نبی اکرم ﷺ سوئے ہوئے تھے ایک کافر آیا آپ کی درخت سے لٹکی ہوئی تلوار کو اٹھایا اس کو میان سے باہر نکالا اور سوئے ہوئے نبی کی گردن پہ رکھ دی نبی کی آنکھ کھل گئی قتل کا ارادہ لے کے آیا کہا مَنْ یُنْقِذُکَ مِنْ یَدِیْ ؟ مَنْ یَّقِیْکَ مِنِّیْ ؟ آج اتنی موت قریب ہے صرف دباؤ کا فاصلہ باقی ہے گردن پہ رکھی ہوئی شہ رگ پہ رکھی ہوئی تیز تلوار مَنْ یَّقِیْکَ مِنِّی ؟ اے محمد آج تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا؟

استقامت کا معنی سمجھو جب تک امتحان دور ہے تب تک ہم مسلمان ہیں جب امتحان پڑا کوئی بھی اسلام باقی نہیں رہا اور امتحان کئی قسم کے ہیں وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ (البقرہ ۱۵۵) اللہ کہتا ہے امتحان جانوں کے مالوں کے رزق کے اولاد کے کاروبار کے ہمیں کوئی پتہ ہی نہیں کہ امتحان کس کو کہتے ہیں تھوڑا سا امتحان آیا ہمارے پیروں میں لغزش آ جاتی ہے رزق کی مار ہم برداشت نہیں کرتے کاروبار کی مار ہم برداشت نہیں کرتے وقت کی مار ہم برداشت نہیں کرتے کسی طاقت ور کی للکار ہم برداشت نہیں کرتے کسی سانپ کی پھنکار ہم برداشت نہیں کرتے پھر ہم مسلمان ہیں؟ استقامت یہ نہیں ہے

مَنْ یَّقِیْکَ مِنِّیْ ؟ کون ہے جو بچائے گا اتنی قریب موت دیکھ کر رحمت کائنات کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی کہا اللہ تیرے ہاتھ میں موت نہیں ہے موت عرش والے کے پاس ہے وہ نہ چاہے تو کائنات کی کوئی طاقت مجھے گزند نہیں پہنچا سکتی نبی نے اللہ کا نام لیا کافر پہ لرزہ طاری ہوا تلوار ڈر کے مارے چھوٹ کے دور گر گئی نبی جلدی سے اٹھ کے تلوار پکڑ لیتے ہیں اب وہ نیچے ہے نبی اوپر ہیں پہلے نبی کے گلے پہ تلوار رکھی ہوئی اب مارنے والے کے گلے پر تلوار رکھی ہوئی

کہا اب تم بتلاؤ تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ منتیں کر کے کہنے لگا تو مجھ کو معاف کر دے کہا نہیں تجھ کو بھی میرا رب ہی بچائے گا توحید کا درس یہ ہے نہ نفع میں کوئی نہ نقصان میں کوئی ماسوا اللہ سے بے نیاز ہو جائے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا اللہ کو ایک مان کے پھر ڈٹ جائے ثابت کرے کہ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں اور اللہ صفتوں والا ہے اللہ طاقتوں والا ہے ہمارے بھائیوں والا اللہ نہیں کہ رب کے پلے میں توحید کے سوا کیا ہے یہ اللہ نہیں ہے

جو پکڑے خدا تو چھڑا لے محمد   جو پکڑے محمد چھڑا کوئی نہیں سکتا

کیا کہتے ہو؟ قرآن کہتا ہے مَاقَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ (انعام ۹۱) او ظالموں نے اللہ کی قدر کو جانا ہی نہیں ہے اللہ کی قدر کو پہچانا ہی نہیں ہے بیٹے کے لئے دولے شاہ رزق کے لئے داتا صاحب بیماری کے لئے پاکپتن حاجات کو پورا کرنے کے لئے وہ نظام الدین کی درگاہ جہاں ضیاء الحق نے بھی دھاگے باندھے ہیں حاجتوں کو پورا نظام الدین اولیاء کرے رزق علی ہجویری دے بیٹے دولے شاہ دے

بیماریاں گنج شکر دور کرے پھر اللہ کے پاس کیا ہے؟ سوچو تو سہی سود بینک دے نفع حکومت پہنچائے اللہ کے پاس کیا ہے؟

لوگو! آج ہماری بے دینی بے راہ روی اور حق سے دوری کا سبب یہ ہے کہ مَاقَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ ہم نے رب کی حقیقت کو جانا ہی ہمیں پتہ ہی نہیں اللہ کس کو کہتے ہیں اللہ کون ہے؟

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ (نمل ۶۲) اللہ وہ ہے جو رات کی تاریکی میں کروٹ بدلتے ہوئے مریض کی پکار کو سن کر اسے شفا دے دیتا ہے اللہ وہ ہے

اَمَّنْ یَّبْدَءُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ (نمل ۶۴) میاں بیوی آپس میں ملتے ہیں جسم سے ایک ناپاک قطرہ نکلتا ہے اللہ اس سے خوبصورت شکل بنا دیتا ہے اللہ وہ ہے

اللہ کون ہے؟ اَمَّنْ یَّھْدِیْکُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (نمل ۶۳) لوگ سمندروں میں سڑکوں کے بغیر چلتے ہیں اللہ وہ ہے جو منزل پر پہنچا دیتا ہے اللہ کون ہے؟ لوگوں نے سمجھا ہی نہیں جانا ہی نہیں کہ اللہ کون ہے؟ وَاللّٰہُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا (نمل ۶۴) اللہ! تیری قدرت پر قربان کہا اپنے ہاتھوں سے بیج کو مٹی میں ملا کے مٹی کر دیتے ہو اللہ وہ ہے جو اس مٹی کو پودے کی صورت عطا کر دیتا ہے اللہ وہ ہے

اللہ کون ہے؟ وَھُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَاحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ حَتّٰٓی اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰہُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ (اعراف ۵۷) اللہ وہ ہے زمین تشنگی کی وجہ سے مردہ ہو جاتی ہے خشک زمین پر بادلوں کی بدلی لا کے برسا کے زمین کو ہری بھری کر دیتا ہے وہ اللہ ہے اللہ وہ ہے

اِذَا تُلِیَتْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْہُ اِیْمَانًا (انفال ۲) مردہ دلوں پہ قرآن کی بارش برسا کر انہیں زندہ فرما دیتا ہے اللہ وہ ہے ان کو پتہ ہی نہیں کہ اللہ کس کو کہتے ہیں

اللہ کون ہے نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا (مریم ۳) رات کو تاریکی میں چھپ کر اپنے مولا کو پکارنے والے بوڑھے بانجھ بیوی والے کو بچہ عطا کر دیتا ہے اللہ وہ ہے

اللہ وہ ہے وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّھَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْہِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (انبیاء ۸۷) اللہ وہ ہے جو قوم سے ناراض ہو کر بھاگنے والے یونس کو مچھلی کے پیٹ میں چھپا کر مچھلی کو کشتی بنا دیتا ہے

اللہ وہ ہے وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (انبیاء ۸۳) اس ایوب کو جس کو گھر والے بھی چھوڑ جاتے ہیں اللہ وہ ہے جو اس کو گھر والے بھی دیتا ہے جتنا مال چھینا گیا اس سے دو گنا عطا بھی کر دیتا ہے اور شفا بھی اس طرح دیتا ہے گویا بیماری لگی ہی نہیں ہے ہم نے اللہ کو جانا ہی نہیں ہے

اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَۃً مِّنْہُ وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً (انفال ۱۱) اللہ وہ ہے کہ محمد ﷺ کے کمزور ساتھی جب دشمنوں کی دہشت سے ڈر جاتے ہیں تو اللہ ہواؤں کو چلا کر ان کو نیند میں لا کر ان کے دلوں پر مرہم رکھ کے ان کی مدد کے لئے آسمان سے جبرئیل کی قیادت میں فرشتے ارسال فرما دیتا ہے

اللہ وہ ہے چاروں طرف سے مدینہ دشمنوں سے گھرا ہوا ہے اِذْ جَآءُوْکُمْ مِّنْ فَوْقِکُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْکُمْ (احزاب ۱۰) اور اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا (احزاب ۹) اللہ وہ ہے جو چاروں طرف سے گھرے ہوئے مدینے کو دشمنوں سے بچا کر مومنوں کو سلا کر اکیلا ہی دشمنوں کو مار کے بھگا دیتا ہے اللہ وہ ہے

مَاقَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ تم نے اللہ کو پہچانا ہی نہیں اگر اللہ کو پہچانا ہوتا تو رب کو چھوڑ کر کسی دوسرے کے دروازے پر جانے کی ضرورت نہ پڑتی پھر کیا ضرورت تھی؟

آج سب کچھ رہ گیا ہے استقامت نہیں رہی ع مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

کہ اس میں دو چار بہت سخت مقام آتے ہیں یہ منزل ذرا مشکل ہے تھوڑے سے مرحلے اس

میں طے کرنے پڑتے ہیں اور ہم مرحلے طے کرنے کے لئے تیار نہیں تھوڑی سی چکا چوند ہماری آنکھوں کو خیرہ کردیتی ہے تھوڑی سی گرج ہمارے دلوں کو دہشت زدہ کردیتی ہے تھوڑا سا خوف ہمیں گھبرا دیتا ہے تھوڑا سا لالچ ہمیں ورغلا لیتا ہے

ہماری حالت کیا ہے؟ ہم مومن ہیں؟ مومن وہ تھے محمد رسول اللہ ﷺ ایک بندے پر ناراض ہوئے بائیکاٹ کردیا اس وقت مدینے کی بستی معمولی سی تھی مدینے کا ملک چھوٹا سا تھا روم کا بادشاہ اس آدمی کو پیغام بھیجتا ہے جس سے ناراضگی ہوئی ہے مدینے کی چھوٹی سی ریاست کی ناراضگی کا کیا ہے؟ آجاؤ میرے پاس آجاؤ میں اپنی بیٹی تمہیں دینے کے لئے تیار بادشاہت کا حصہ دینے کے لئے تیار دولت دینے کے لئے تیار مال دینے کیلئے تیار ہوں

مومن اب تک آنکھوں سے آنسو نہیں ٹپکے تھے جب یہ بات سنتا ہے رونا شروع کردیتا ہے اللہ میں اتنا تو گیا گذرا نہیں کہ دنیا کے مال پہ محمد ﷺ کی محبت کو چھوڑ دوں گا یہ کیا ہے کونین کی دولت بھی اگر میری راہ میں بچھا دی جائے تو محمد ﷺ سے پلٹ کے دیکھنا بھی گوارہ نہیں ہے

اور ایک خبیب سولی پہ لٹکا ہوا ادھر لالچ ہے ادھر خوف سولی پہ چڑھا دیا گیا میخیں گاڑنے کیلئے جلاد تیار ہوگئے نیزہ کی نوک سینے پہ رکھ دی گئی کہا خبیب اب بھی وقت ہے جان بچانا چاہو تو بچا سکتے ہو کہا کیسے بچالوں؟ کہا زبان سے ایک مرتبہ کہہ دو کفر نہیں شرک نہیں اتنی بات کہہ دو کاش آج میری جگہ محمد ﷺ کو سولی پہ لٹکایا جائے آنکھیں بند کرلیں فرمایا ظالمو! یہ تو ایک جان ہے اگر سو جان ہو تو محمد ﷺ پہ نچھاور کردوں ایک جان کو کہتے ہو بچالوں

کہا ہم یہ نہیں کہتے کافر ہوجاؤ اسلام چھوڑ دو پلٹ آؤ کہتے ہیں صرف یہ کہہ دو جہاں میں کھڑا ہوں کاش میری جگہ میرا محمد ﷺ کھڑا ہوتا کہا میں تو چاہتا ہوں میری گردن کٹ جائے اور میرے آقا کے پاؤں میں کانٹا بھی نہ چبھے تم نے کیا جانا؟ لالچ بھی اور خوف بھی دونوں آجائیں جو جی چاہے کرلیں نہ لالچ ورغلا سکا نہ خوف ڈرا سکا ماسوا اللہ سے بے نیاز ہو پرواہ ہی نہیں جو جی چاہے کرلو

سمیہ ایک بڑھیا عورت جوان بیٹے کی ماں مادر زاد ننگی کردی گئی برہنہ خاوند بھی برہنہ اور بیٹا بھی سامنے برہنہ تینوں کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے گئے اور تپتے ہوئے ریگ زار پہ لٹا دیا گیا اور کہا گیا پلٹ آؤ کہا اگر آج کی ریت کا یہ عذاب آخرت کے عذاب سے بچالے تو سودا مہنگا نہیں ہے کس بات سے پلٹ آئیں پھر بڑھیا کو دو اونٹوں کے کوہانوں سے باندھا گیا ایک ٹانگ ایک اونٹ کے ساتھ دوسری ٹانگ دوسرے اونٹ کے ساتھ ایک کا رخ مشرق کی طرف ایک مغرب کی طرف ابوجہل نیزہ اٹھائے ہوئے آیا کہا سمیہ جانتی ہو تیرا انجام کیا ہونے والا ہے؟

کہا ابوجہل میرے اجنام کو نہ پوچھو اپنے انجام کی فکر کرو کہ اس کے بدلے میں قیامت کو تیرا انجام کیا ہونے والا ہے میرے انجام کو کیا پوچھتے ہو یہ چند لمحوں کی زندگی تو گذر جائے گی اس انجام کو کیا پوچھتے ہو؟ اس انجام کو سوچو جو انجام کبھی ختم نہیں ہوگا

کہا پلٹ جاؤ کہا ابوجہل جس جنت کو میں دیکھ رہی ہوں تو دیکھ رہا ہوتا تو نہ جانے تیرا کیا حشر ہوتا تو مجھ کو پلٹنے کو کہتا ہے کوئی جنت دیکھ کے بھی جنت سے پلٹ آتا ہے؟ تو نے جنت کو دیکھا ہی نہیں ہے میں تو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہوں وہ سامنے نظر آرہی ہے کہ مولائے کائنات کہہ گئے تھے صَبْرًا آلَ یَاسِرٍ مَوْعِدُکُمُ الْجَنَّةُ ایک دن پہلے کی بات تھی کہ نبی نے ان تپتی ہوئی ریت پہ ننگے تڑپتے ہوئے دیکھا اور کہا صَبْرًا آلَ یَاسِرٍ مَوْعِدُکُمُ الْجَنَّةُ اے یاسر کے گھرانے والو! باقی تو ایک ایک کرکے جنت میں جائیں گے تو سارا خاندان اکٹھے جاؤ گے ابھی کل ہی تو نبی نے کہا تھا کہا مجھ کو کیا کہتے ہو میں تو اپنے نبی کے کہنے جنت دیکھ رہی ہوں

نیزہ اٹھایا اور ان کی شرم گاہ میں مارا چیخ نکلی گردن ڈھلک گئی کہا اللہ تو اپنے دین پہ ثابت قدم رکھنا استقامت اس کا نام ہے اللہ آخری وقت کوئی بات منہ سے شکوہ کی نہ نکل جائے اللہ آخری وقت میں حفاظت کرنا پھر نیزہ مارا پھر نیزہ مارا جسم کٹ گیا پھر غلاموں کو حکم دیا اونٹوں کو کھینچو دونوں اونٹ کھینچتے ہوئے چلے گئے لاش دو ٹکڑے ہوکے گر پڑی اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ سمیہ کے چہرے پہ مسکراہٹ ہے اتنی تکلیف سے مارا اور لبوں سے مسکراہٹ نہیں چھین سکے حیران! اتنی تکلیف کے بعد مسکرا رہی ہے ان کو کیا پتہ ہے؟

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا

تَحزَنوا وَابشِرُوا بِالجَنۃ الَّتی کُنتُم تُوعَدُونَ اور میرے رب کا وعدہ سن لو استقامت والے مومنو نہ گھبرانے والے مومنو غیر اللہ کے سامنے نہ جھکنے والے مسلمانو۔ اللہ کے حلال کو حلال کرنے والو اللہ کے حرام کو حرام سمجھنے والے مسلمانو سن لو! تکلیفیں تو آتی ہیں لیکن وہ راحت ملنے والی ہے جس راحت کا کوئی بدل ہو سکتا ہی نہیں کہا ابھی انسان دنیا نہیں چھوڑے گا کہ آسمان کے فرشتے جنت لے کے آجائیں گے کیا کہیں گے؟

نَحنُ اَولِیآءُ کُم فِی الحَیٰوۃِ الدُّنیَا وَفِی الآخِرَۃِ (حم سجدہ ۳۱) او جانے والے خوش ہو جاؤ او دنیا چھوڑ کے رب کا مہمان بننے جا رہا ہے کوئی بڑے آدمی کا مہمان بننے کے لئے جائے تو خوشی سے پھولا نہیں سماتا اور جو رب کا مہمان بننے جائے اس کی خوشی کا اندازہ کون کرے گا ؟ اس کی خوشی کا کیا کہنا؟

لوگو! استقامت اختیار کرو وَلا تَھِنُوا وَلا تَحزَنُوا وَاَنتُمُ الاَعلَونَ اِن کُنتُم مُؤمِنِینَ (آل عمران ۱۳۹) استقامت اختیار کرو بزدلی مت دکھاؤ کمزور مت بنو یاد رکھو اگر تم ڈٹے رہے تو اللہ تمہیں غالب کر کے چھوڑے گا

غلبہ کس کے پاس؟ اللہ کے طاقت کس کے پاس؟ اللہ کے اختیار کس کے پاس؟ اللہ کے مال کس کے پاس؟ اللہ کے دولت کس کے پاس؟ اللہ کے زندگی کس کے پاس؟ اللہ کے منفعتیں کس کے پاس؟ اللہ کے عزت کس کے پاس؟ اللہ کے

اس کے سوا ان ساری چیزوں کا مالک اور کوئی نہیں جب اس کے سوا مالک اور کوئی نہیں تو جھکنا بھی کسی دوسرے کے سامنے درست نہیں **وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین**

مرکز تحفیظ القرآن وتجوید الفرقان گواپوکھر بھوارہ مدھوبنی بہار

Web-site; www maroofsalafi.8k.com

E-mail;webmastar@maroofsalafi.8k.com

ph- 33-2246-7765 fax-33-22171640

☆☆☆